Paper / Subject Code: 86530 / Urdu: Essay, Translation, Grammar &Rhetoric & Prosody

Paper IV
03-04-24

(Time: 3 Hours) (Total Marks: 100)

ہدایات:

۱) ہر جواب سے پہلے متعلقہ سوال ضرور نقل کیجیے۔

۲) تمام سوالات لازمی ہیں۔

سوال نمبر۱۔ عروض کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس کی اہمیت اور افادیت پر مفصل مضمون رقم کیجیے۔ (20)

یا

تقطیع کیا ہے؟ اس کے اصول و ضوابط پر اظہار خیال کیجیے۔

سوال نمبر۲۔ اُردو ترجمے کی روایت کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔ (20)

یا

اُردو ترجمے کی اہمیت اور اصول و ضوابط بیان کیجیے۔

سوال نمبر۳۔ درج ذیل سے کسی چار اشعار کی تقطیع کیجیے اور بحر کا نام لکھیے۔ (20)

i ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

ii وہ بھلا کیوں مجھے یاد کرنے لگی
اس کے اطراف رہتی ہے اک بھیڑ سی

50779

Turn Over

X117Y3E39FFX117Y3E39FFX117Y3E39FFX117Y3E39FF

iii
بصارت تو دی ہے بصیرت بھی دے دے
میں چہرہ نہیں، آئینہ چاہتا ہوں

iv
کل چودھویں کی رات تھی شب بھر رہا چرچا ترا
کچھ نے کہا یہ چاند ہے کچھ نے کہا چہرا ترا

v
عجب خوں ریز موسم ہے، عجب تیور ہوا کا ہے
فرشتے قتل ہوتے ہیں، خدا چپ چاپ تکتا ہے

vi
اسے تو ہر اک سانس بھاری لگے ہے
جسے موت ہی سب سے پیاری لگے ہے

vii
ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

viii
لگ رہا ہے نیا سال پھر عمر کو
موت کی حد میں اک پاؤں داخل کروں

سوال نمبر ۴ ـ (الف): مندرجہ ذیل عبارت کا بامحاورہ اُردو میں ترجمہ کیجیے۔ (10)

Urdu as a major language of South Asia, and it has been gaining

50779

Turn Over

X117Y3E39FFX117Y3E39FFX117Y3E39FFX117Y3E39FF

in popularity since the independence of the Indian sub-continent. It is one of the eighteen national languages of the Union of India as well as the declared national language of Pakistan. Although influenced by Arabic and Persian, but quite unlike Arabic and Persian, Urdu as in Indo-Aryan language which is originated and developed in the Indian sub-continent. Both Urdu and Hindi belong to the new Indo-Aryan sharing the same Indic base. At the phonological and grammatical level, they are so close that they appear to be one language, but at the lexical level, they have borrowed so extensively from different sources (Urdu from Arabic and Persian, and Hindi from Sanskrit) that in actual practice and usage each has developed into an independent language.

(ب): مندرجہ ذیل عبارت کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔ **(10)**

مولانا ابوالکلام آزاد ایک مجاہد صحافی تھے۔ وہ غضب کے دانشور اور بلا کے نثار تھے اور اپنی بات کو اس انداز سے اور مدلل طریقے سے پیش کرتے تھے جسے کوئی کاٹ نہ سکتا تھا۔ ان کا شہرۂ آفاق ہفت روز ''الہلال'' ۱۹۱۲ء میں کلکتہ سے جاری ہوا اور تھوڑے ہی عرصے میں بے پناہ مقبولیت حاصل کرلی۔ اس اخبار نے مولانا کی نثر کو وہ اسلوب پیش کیا جو تحریکِ حریت کے اس زمانے میں نہایت مفید اور کارگر ثابت ہوا۔ لیکن اپنی سیاسی تحریروں کی وجہ سے یہ اخبار انگریزی سرکار کے عتاب کا نشانہ بن گیا۔ اس کے بعد ''البلاغ'' اور ''پیغام'' جاری کیے۔ کہتے ہیں مولانا نے تقریباً ایک درجن اخبار اور جریدوں کی ادارت کی اور ہر بار ان کی صحافت حب الوطنی کی شراب سے مخمور رہی۔

50779

Turn Over

X117Y3E39FFX117Y3E39FFX117Y3E39FFX117Y3E39FF

سوال نمبر ۵۔ درج ذیل سے کسی پانچ کی تعریف مناسب مثالوں کے حوالے سے بیان کیجیے۔ (20)

(۱) تشبیہ (۲) مبالغہ (۳) تجاہلِ عارفانہ

(۴) مراعات النظیر (۵) حسن تعلیل (۶) تضاد

(۷) ایہام (۸) استعارہ

☆☆☆☆☆

Paper V
04-04-24

(Time: 3 Hours) (Total Marks: 100)

ہدایات:

۱) ہر جواب سے پہلے متعلقہ سوال ضرور نقل کیجیے۔

۲) تمام سوالات لازمی ہیں۔

۳) ہر جواب نئے صفحے سے شروع کریں۔

سوال نمبر ۱۔ ناول کے اجزائے ترکیبی تحریر کیجیے۔ (20)

یا

اُردو ناول کا تاریخی پس منظر بیان کیجیے۔

سوال نمبر ۲۔ عصمت چغتائی کے سوانحی کوائف قلم بند کیجیے۔ (20)

یا

''عصمت چغتائی کے ناول عورتوں کے خانگی اور معاشی مسائل کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں''

قولِ بالا کی روشنی میں عصمت چغتائی کی ناول نگاری کا تنقیدی جائزہ پیش کیجیے۔

سوال نمبر ۳۔ عصمت چغتائی کے ناول ''ضدی'' کا تنقیدی جائزہ پیش کیجیے۔ (20)

یا

''بڑے گھرانوں کی نام نہاد، عزت اپنے نونہالوں کے جذبات کا خون کردیتی ہے۔''

مندرجہ بالا قول کی روشنی میں ناول ''ضدی'' کا محاسبہ کیجیے۔

50780

X117YE3C892X117YE3C892X117YE3C892X117YE3C892

سوال نمبر ۴۔ مندرجہ ذیل سے کسی دو کردار پر روشنی ڈالیے۔ **(20)**

۱) بھابھی ۲) شانتا ۳) چمکی ۴) پورن

سوال نمبر ۵۔ مندرجہ ذیل سے کسی چار عبارت کی سیاق وسباق کے حوالے سے وضاحت کیجیے۔ **(20)**

۱) ''شانتا کے سامنے بھی دو راستے تھے۔ایک تو وہی راستہ تھا جس پر وہ چل رہی تھی۔پتی ورتا ہندوستانی بیوی بن کر جگ کی لاڈلی؟ نیک اور پارسا جہاں وہ مٹی کے ڈھیلے کی طرح لڑھک رہی تھی۔اس سے بھی بدتر مٹی کے ڈھیلے سے کبھی کوئی گھاس پھوس کا تنکا تو اُگ آتا ہے وہ بھی کبھی کسی مصرف میں آجاتا ہے مگر وہ تو اور ہی کچھ تھی ــــ اس ٹھنڈی چتا میں سال سے اوپر اسے جھلتے ہو گیا۔''

۲) ''پھر وہی شرارتیں، وہی بھابھی کا طنطنہ ــــ بھولا کی تائی کی گالیاں اور آشا کی آنکھ مچولیاں اور بچوں کو چھیڑنا ــــ انسان محبت میں ہر وقت چلبلا پن کیوں کرتا ہے۔من کے ساتھ ساتھ ہاتھ پیر اور آنکھیں کیوں مست ہو کر ناچنے لگتی ہیں؟ اور ہر چیز ہنسنے ہنسانے کے لیے ہی نظر آتی ہے اور سنجیدگی کہاں ڈوب مرتی ہے کہ ذرا بھی کل کا دھیان نہیں آتا۔''

۳) آشا نانی کی زندگی میں ہاٹ تو ہاٹ کبھی نکڑ کی دکان سے پیسے کا تیل لینے بھی نہ گئی۔طرح طرح کی چیزیں عجیب عجیب انسان نئے نئے کھیل تماشے دیکھ کر اُسے چلنا بھی یاد نہ رہا۔وہ ہر سامنے والے سے ٹکرا جاتی اور ہر پیچھے آنے والا اس کو منہ کے بل دھکیل دیتا۔اور اس دھکا پیل میں وہ لال گھوڑی پر ہیٹ لگائے پورن کو دیکھ کر تو سچ مچ اوندھی ہو گئی۔نہ جانے کیوں اس کا دل چاہا کہ کہیں چھپ جائے۔ مگر پورن زمینداری کی شان میں اکڑتے آگے نکل گئے اور اس کی جان میں جان آئی۔''

50780

Turn Over

X117YE3C892X117YE3C892X117YE3C892X117YE3C892

۴) ''پہلے تو یہ چھوکریاں انجن گاڑی کے آگے آکر لیٹ جاتی ہیں اور پھر جب کچل جاتی ہیں تو ہائے توبہ مچاتی ہیں۔ بدنامی، بےعزتی اور دنیا لٹنے کی دھمکیاں لے بیٹھتی ہیں۔ اور اپنا عیب غریب سماج کے سر تھوپتی ہیں! خدا کی شان ہے پھر بھی دنیا ان ہی کے ساتھ ماتم میں شریک ہو جاتی ہے۔ تو چمکی بھی جان جان کر انجن کے آگے پسر جاتی تھی۔ وہ تو انجن ہی کچھ بے آگ پانی کا تھا کہ یوں ہی سیٹیاں دیتا دھواں اڑاتا پٹری بدل کر نکل جاتا تھا۔''

۵) ''مگر روگ تو اسے لگا ہوا تھا۔ پر یہ کیسا روگ تھا جو اس کے من کو ہر وقت گدگداتا رہتا اور دن بہ دن اس کا جسم زیادہ لچکدار اور آنکھیں زیادہ باتونی ہوتی جا رہی تھیں۔ کیوں مہیش کے مضبوط جسم کو دیکھ کر اسے ہلکے ہلکے زلزلہ جیسے ہلکورے محسوس ہونے لگتے تھے!''

☆☆☆☆☆

50780

X117YE3C892X117YE3C892X117YE3C892X117YE3C892

(Time: 3 Hours) (Total Marks: 100)

ہدایات:

۱) ہر جواب سے پہلے متعلقہ سوال ضرور نقل کیجیے۔

۲) تمام سوالات لازمی ہیں۔

سوال نمبر ۱۔ علم عروض میں تشکیلِ بحر کی اہمیت اور اس کا عمل واضح کیجیے۔ (20)

یا

حروفِ تقطیع کی نشان دہی کرتے ہوئے اصولِ تقطیع سے بحث کیجیے۔

سوال نمبر ۲۔ اُردو ترجمے کے ارتقا کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔ (20)

یا

فورٹ ولیم کالج کی خدمات پر مفصل مضمون تحریر کیجیے۔

سوال نمبر ۳۔ درج ذیل سے کسی چار اشعار کی تقطیع کیجیے اور بحر کا نام لکھیے۔ (20)

۱۔ اے بے دریغ و بے اماں ہم نے کبھی کی ہے فغاں
ہم کو تری وحشت سہی ہم کو سہی سودا ترا

۲۔ غمِ زندگی، غمِ بندگی غمِ دو جہاں، غمِ جاوداں
مری ہر نظر تری منتظر، تری ہر نظر مرا امتحاں

50777

Turn Over

X117YCE6630X117YCE6630X117YCE6630X117YCE6630

۳۔ کیا غم خوار نے رسوا لگے آگ اس محبت کو
نہ لاوے تاب جو غم کی وہ میرا رازداں کیوں ہو

۴۔ سہانی نمودِ جہاں کی گھڑی تھی
تبسم فشاں زندگی کی کلی تھی

۵۔ دردِ دل کہتے سنتے سحر ہوگئی
کیا خبر تھی کہ یہ آخری رات ہے

۶۔ ہوا حمدِ خدا میں دل جو مصروفِ رقم میرا
الف الحمد کا سا بن گیا گویا قلم میرا

سوال نمبر۴۔(الف): مندرجہ ذیل عبارت کا با محاورہ اُردو میں ترجمہ کیجیے۔ **(10)**

Qateel Shifai was born in Haripur on 24th December 1919 in British India, now in Pakistan. The original name of Qateel Shifai is Aurangzeb. He adopted Qateel Shifai as his pen name in 1938. His father was a businessman. There was no tradition of sher-o-shairi in his family. Due to his father's death in 1935 Qateel used to force his father's business but he was unsuccessful in his business. He moved from his small town and came in Rawalpindi where he started his carrier in transportation and later joined in Pakistani film industry in 1947 as a film song lyricist.

(ب): مندرجہ ذیل عبارت کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔ **(10)**

ساحر لدھیانوی کا اصل نام عبدالحی تھا۔ ۸/ مارچ ۱۹۲۱ء کو لدھیانہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خالصہ اسکول سے ہوئی۔ ان کا تعلق ترقی پسند تحریک سے تھا۔ قیام پاکستان کے بعد ان کے نام وارنٹ جاری ہوئے اور وہ ہندوستان آ گئے۔ یہاں آ کر انھوں نے ممبئی کی جانب رخ کیا اور یہاں انھوں نے فلمی صنعت میں قدم رکھا۔ انھوں نے فلموں کے لیے گیت لکھے۔ ان کے تحریر کردہ گیت ہندوستانی فلموں میں کافی مقبول ہوئے۔ وہ شاعری کے ذریعے معاشرے میں انقلاب برپا کرنا چاہتے تھے۔ ''تلخیاں'' اور ''تنہائیاں'' ان کی دو تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔ ساحر نے اپنے ماحول میں جو تلخیاں دیکھی تھیں اس ماحول کا اثر ان کی شخصیت میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ ساحر کی شاعری ظلم اور جبر کے خلاف آواز بلند کرتی ہے۔

سوال نمبر ۵۔ درج ذیل سے کسی پانچ کی تعریف مناسب مثالوں کے حوالے سے بیان کیجیے۔ **(20)**

(۱) ایہام	(۲) تشبیہ	(۳) استعارہ
(۴) تضاد	(۵) تلمیح	(۶) حسن تعلیل
(۷) لف و نشر	(۸) مبالغہ	

☆☆☆☆☆

X117YCE6630X117YCE6630X117YCE6630X117YCE6630

(Time: 3 Hours) (Total Marks: 100)

ہدایات:

۱) ہر جواب سے پہلے متعلقہ سوال ضرور نقل کیجیے۔

۲) تمام سوالات لازمی ہیں۔

۳) ہر جواب نئے صفحے سے شروع کریں۔

سوال نمبر۱۔ ناول کے فن پر تفصیلی روشنی ڈالیے۔ (20)

یا

ناول کے عہد بہ عہد ارتقا کا جائزہ لیجیے۔

سوال نمبر۲۔ عصمت چغتائی کی شخصیت کے خدوخال واضح کیجیے۔ (20)

یا

عصمت چغتائی کی ناول نگاری پر اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

سوال نمبر۳۔ ناول ''ضدی'' کا تنقیدی محاکمہ کیجیے۔ (20)

یا

''ناول 'ضدی' ذات پات کے نظام کو مرکز میں رکھ کر محبت کے ذریعے احتجاج کا نعرہ بلند کرتا ہے۔''

اس قول کی روشنی میں ناول ''ضدی'' پر سیر حاصل بحث کیجیے۔

سوال نمبر۴۔ مندرجہ ذیل سے کسی دو کرداروں کا تعارف پیش کیجیے۔ (20)

۱) آشا ۲) پورن ۳) بھابھی ۴) رنجی

سوال نمبر۵۔ مندرجہ ذیل سے کسی چار عبارت کی سیاق و سباق کے حوالے سے وضاحت کیجیے۔ (20)

۱) ''اس کا جی چاہتا کہ سب سو جائیں تو وہ خوب تکیہ میں منہ گھونٹ کر رو ئے۔ضبط کی وجہ سے کنپٹیاں پھٹی جا رہی تھیں اور بھوؤں میں ڈکھن تھی۔بدن تو تھا ہی تھا آخر اس کا دل کیوں اس قدر کم زور تھا۔نانی اسے ستوانسی کہا کرتی تھی مگر اس میں اس کا کیا قصور تھا۔اسے تو کچھ دنیا میں آنے کی ایسی جلدی بھی نہ تھی، یہ تو اس کی کم سن ماں تھی جو کہیں پھسل پھسلا گئی ہو گی اور قبل از وقت دنیا میں آ گئی۔''

۲) ''بات یہ ہے یہاں سماج کا تو نام ہے اور ٹکر ہوتی ہے انسان سے،خود اپنے پیارے دل کے ٹکروں سے اور پورن جیسے منچلے سوار ہی ٹھوکر نہ کھائیں تو پھر بڑے بھیا جیسے لوٹ لگانے والے کھائیں گے پورن کی چال ڈھال بول بات نے گھر بھر کو چوکنا کر دیا۔سب کی نظریں نشانہ باز توپوں کی طرح پھاڑ کر دونوں کی طرف مڑ گئیں۔آشا کی خدمات میں آئے دن تبدیلی ہونے لگی اب وہ بجائے نوکرانیوں کے ماتا جی کی لاڈلی بن گئی جو ہر وقت ناگن کی طرح اس کے گرد چکر لگائے رہتی۔کھانے پر بھی وہ منے کی کرسی کے پاس باندھ کر بٹھا دی جاتی اور پورن کی کرسی ماتا جی اور راجہ صاحب کے بیچ میں گھس گئی۔وہ خوب اس معصومانہ چوکیداری کو سمجھتا تھا مگر نہ ہی اتنی ہمت اور نہ ہی کوئی موقع کہ کچھ تیزی دکھائے۔''

۳) ''آشا ---۔ پورن نے بیوقوفوں کی طرح سانس کھینچی جیسے کوئی مرگھٹ سے آتا دیکھ کے بے

X117Y356E10X117Y356E10X117Y356E10X117Y356E10

جان ہو جائے۔پورن کھڑا ہو گیا مگر اتنے میں آشا کا اسٹول الٹ گیا اور وہ جیسے قبر سے نکل کر پھر غڑاپ سے اسی میں ڈوب گئی۔پورن کے چہرے پر دیوانگی اور گھبراہٹ سے موت کی زردی چھا گئی۔وہ آنکھیں پھاڑے دیوار کے اس حصے کو تکتا رہا جہاں ذرا دیر پہلے آشا کا دکھی چہرا اس کی آنکھوں میں کوئی سندیسہ دے کر غائب ہو گیا۔''

۴) ''دیور جتنا چٹپٹا لفظ ہے اتنا ہی دیورانی سوکھا سوکھا سا۔جب دیورانی نہیں آتی بھابھی ہی گھر کی رانی ہوتی ہے اور دیور جی کی دلچسپی کا مرکز ادھر آئی دیورانی اور ادھر چلا دیور۔اب وہ ہر بات آکر بھابھی ہی کے کان میں نہیں کہتا بلکہ چپکے چپکے اپنی رانی سے بھابھی کی شکایتیں سن سن کر زہریلا کانٹا بنتا جاتا ہے۔''

۵) ''آشا تیزی سے جھاڑیوں میں الجھتی گڈھوں سے بچتی چلی۔دور اس نے پورن کی آواز سنی۔۔۔''آشا۔۔آشا'' وہ پکار رہا تھا مگر اس نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور دانت بھینچ لیے۔آگ ٹھنڈی ہو چکی تھی مگر چنگاریاں سلگ رہی تھیں۔''

☆☆☆☆☆

50781